السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ اہل حدیث کے یہاں موتی کو ثواب پہنچانے کا ازروئے حدیث کے کوئی طریقہ مقرر ہے یا نہیں؟

2۔ موتی کے مثلاً کپڑے اس کے اعزلاپنے استعمال میں لاسکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ مقرر ہے احادیث ذیل ملاحظہ ہوں۔

، عبداللہ بن عمروان العاص بن وائل نذرفی الجاہلیة ان ینحرمائة بدنة وان ہشام بن العاص نحر حصتہ خمسین وان عمراسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال: ((اما ابوک فلواقربا توحید فصمت وتصدقت عنہ نفعہ ذلک[1](رواہ احمد)

(عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ (ان کے دادا) عاص بن وائل نے زمانہ جاہلیت میں سو اونٹ نحر کرنے کی نذرمانی تھی۔ چنانچہ ہشام بن عاص نے اپنے حصے کے پچاس اونٹ ذبح کردیے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر تیرا باپ توحید کا اقرار کرلیتا اور پھر تو اس کی طرف سے روزے رکھتا اور صدقہ کرتا تو اس کا فائدہ ہوتا۔" (مگر جب اس کی موت کفر پر ہوئی ہے تو اسے ان چیزوں کا کوئی فائدہ نہ ہوگا)

'وعن أبي ہریرة { أن رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم: إن أبي مات ولم یوص، أفینفعہ أن أتصدق عنہ؟ قال: نعم"

[2] (رواہ احمد ومسلم والنسائی وابن ماجہ)

(ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ میرا والد فوت ہوگیا ہے اور اس نے وصیت نہیں کی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کو فائدہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں)

حدیث عائشة رضی اللہ عنہا: "أن رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم إن أمي افتلتت نفسها، وأظنہا لو تکلمت تصدقت، فہل لہا أجر إن تصدقت عنہا؟ قال: (نَعَمْ)" رواہ البخاري (1388)، ومسلم (1004)

[3](متفق علیہ)

(عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کی میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر انھیں بات چیت کرنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انھیں ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں)

'ابن عباس: "أن رجلا قال: یا رسول اللہ إن أمي توفیت أفینفعہا إن تصدقت عنہا؟ فقال: نعم، قال: فإن لي مخرفا وإني أشہدک أني قد تصدقت بہ عنہا"[4](رواہ البخاری والترمذی والنسائی وابوداؤد)

(عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی میری والدہ فوت ہوگئی ہے اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو فائدہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں اس نے کہا کہ میرے پاس ایک باغ ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے وہ ان کی طرف سے صدقہ کردیا)

، عن الحسن عن سعد بن عبادة ان امہ ماتت فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امی ماتت افاتصدق عنہا؟ قال: ((نعم)) قلت: فاي الصدقة افضل؟ قال: (سقی الماء) قال: فتلک سقایة آل سعد بالمدینة[5](رواہ احمد والنسائی)

(حسن رحمة اللہ علیہ سے روایت ہے وہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ فوت ہوگئی انھوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ماں فوت ہوگئی کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں" میں نے پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی پلانا۔" راوی کہتے ہیں کہ اس بنا پر سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ میں سبیل قائم کردی تھی (تاکہ مسافروغیرہ کسی تنگی کے کے بغیر ہروقت پانی پی سکیں)

موتی کے کپڑوں ودیگر اشیا کے مالک اس کے ورثا ہیں اس کے ورثا وہ کپڑے ونیز دیگر اشیا اپنے استعمال میں خود بھی لاسکتے ہیں اور اگر وہ کسی کو ہبتاً وصدقتاً دے دیں تو بھی اپنے استعمال میں لاسکتا ہے۔ واللہ اعلم کتبہ: محمد عبد

اللہ۔

---

[1]۔مسنداحمد(18/2)السلسلۃ الصحیحہ رقم الحدیث(67)

[2]۔صحیح مسلم رقم الحدیث(1630)مسنداحمد(371/2)سنن النسائی رقم الحدیث(3652)سنن ابن ماجہ رقم الحدیث(2716)

[3]۔صحیح البخاری رقم الحدیث(1322)صحیح مسلم رقم الحدیث(1004)

[4]۔صحیح البخاری رقم الحدیث(2617)سنن ابی داؤد رقم الحدیث(2881)سنن الترمذی رقم الحدیث(669)سنن النسائی رقم الحدیث(3655)

[5]۔مسنداحمد(284/5)سنن النسائی رقم الحدیث(3666)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الجنائز، صفحہ:330

محدث فتویٰ